ماسٹر محمد عمر خان گڑھے

عدل فاروقی کے چند مناظر

کتاب الشافعیہ مصنفہ شیخ عبدالوہاب سبکی میں ہے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک میں ایک بار زمین میں زلزلہ آیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی تو زمین ہل رہی تھی۔ پھر اس پر درہ مارا اور فرمایا: قرار پکڑ! کیا تجھ پہ عمر عدل نہیں کرتا؟ تو ٹھہر گئی۔ پھر زمین مدینہ پہ زلزلہ نہ آیا۔ (ازالۃ الخفا جلد نمبر ۴)۔

اسی کتاب میں ہے: پہاڑ کے غار سے ایک آگ نکلی جس شے پہ پڑتی تھی اس کو پھونک کر خاکستر کر دیتی تھی۔ آپ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمیم داریؓ کو بھیجا کہ یہ میری چادر لے جا۔ انھوں نے چادر سے آگ کو ہٹانا شروع کیا یہاں تک کہ اس کو غار میں داخل کر دیا پھر وہ آج تک نہیں نکلی۔ (ازالۃ الخفاء جلد نمبر ۶)

خوات بن جبیرؓ فرماتے ہیں:۔ ایک سال امساک باراں کی وجہ سے قحط پڑا۔ لوگ حضرت عمرؓ کو میدان میں لے آئے۔ دو رکعت نماز پڑھ کر خدا سے دعا کی:۔ "یا اللہ! ہم تجھ سے بخشش و مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے بندے عمرؓ کے طفیل بارش مانگتے ہیں ابھی لوگ دعا کر کے اپنی جگہ سے نہ ہٹے تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔ (ازالۃ الخفاء)۔

ایک دن آپ کی خدمت میں عراق سے ایک وفد آیا جس میں احنف بن قیس بھی تھے۔ سخت گرمی کا دن تھا۔ آپ اپنی عبا کا عمامہ باندھے بیت المال کے اونٹ کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ جو بیت المال سے کھل کر بھاگ گیا تھا۔ آپ نے احنف کو دیکھ کر فرمایا:۔ احنف اپنا سامان رکھ دو اور بیت المال کے اونٹ پکڑنے میں میری مدد کرو۔ اس اونٹ میں بہت سے یتیموں اور بیوہ اُن کا حق ہے۔ ایک شخص نے ہنس کر کہا: امیر المومنین! کسی غلام کو حکم دے دیا ہوتا وہ آپ کے لئے کافی ہوتا۔ فرمایا "مجھ سے اور احنف سے بڑھ کر اور کون غلام ہو سکتا ہے جو شخص مسلمانوں کا والی بنے اس پہ واجب ہے غلام کی طرح مخلص اور امین رہے۔

قیصر روم کا ایک قاصد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ آپ کی اہلیہ نے ایک دینار کا عطر

لے کر اُس کے ہاتھوں قیصرِ روم کی اہلیہ کے پاس عطر کی چند شیشیاں تحفے کے طور پر بھیجدیں۔ اس نے ان شیشیوں کو خالی کرکے جواہرات سے بھر کر جوابی تحفہ حضرت عمرؓ کی اہلیہ کے پاس بھیجدیا۔ آپ کو پتہ چلا جواہر بیچ کر ایک دینار اپنی اہلیہ کے حوالے فرمایا اور باقی بیت المال میں جمع کردیا۔

عرب میں دورِ فاروقی کے وقت قحط پڑا جس سے آپ کا رنگ سیاہ پڑ گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی لوگوں کی تنگی اور تکلیف دیکھ کر آپ اکثر بھوکے رہتے اور تیل کھاتے رہے جس سے آپ کا رنگ سیاہ پڑ گیا۔ ابن سعدؒ فرماتے ہیں ہم اکثر کہا کرتے تھے۔ اگر خدا نے قحط جلد دور نہ کیا تو عمرؓ مسلمانوں کی تکلیف کے دکھ میں جلد مر جائیں گے۔

مبارک بن فضالہ کہتے ہیں حضرت عمر اور ایک شخص کے درمیان کسی معاملہ پر گفتگو ہو رہی تھی اُس شخص نے حضرت عمرؓ کو مخاطب ہو کر کہا: "امیرالمومنین! خدا سے ڈر"۔ ایک شخص نے یہ الفاظ سُنے تو کہا: یہ امیر المومنین ہیں۔ حضرت عمر نے یہ الفاظ سن کر فرمایا جانے دو جو کچھ کہہ رہا ہے مجھے کلمہ خیر کہہ رہا ہے۔

یزید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک سال عرب میں قحط اور گرانی سے گھی کا نرخ بڑھ گیا تو ان ایام میں حضرت عمر تیل کھاتے تھے جس سے آپ کا پیٹ تیل ہضم نہ ہونے کی وجہ سے پھول جاتا تھا۔ ایک دفعہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس وقت آپ کے پیٹ میں درد تھا تو آپ پیٹ کو مخاطب ہو کر کہہ رہے تھے جس وقت عام لوگ گھی دودھ نہ استعمال کریں گے میں تجھے اس وقت تک تیل کھلاتا رہوں گا۔

مجاہد سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے اگر دریائے فرات کے کنارے بکری مر جائے تو میں ڈرتا ہوں دن قیامت اللہ تعالیٰ اس کا مطالبہ عمر سے نہ کرے۔

سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مشک آیا آپ نے فرمایا کاش کوئی ایسی عورت ہوتی جو اس مشک کا صحیح وزن کر دیتی تاکہ میں اسکو مسلمانوں میں حصہ رسدی تقسیم کر دیتا۔ آپکی بیوی عاتکہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "میرے پاس لے آؤ میں وزن کرنا جانتی ہوں۔ آپ نے فرمایا تم وزن نہ کرو۔ عاتکہ رضی نے پوچھا یہ کیوں؟ فرمایا مجھ کو اندیشہ ہے کہ تم مشک کو تولتے وقت ہاتھ کو مل لوگی۔ اس طرح نادانستہ مسلمانوں کے مال میں خیانت کی مرتکب ہوگی۔

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ایک رات آپ گشت کر رہے تھے ایک اعرابی پر گذر ہوا جو اپنے

خیمہ کے باہر بیٹھا تھا۔ خیمہ کے اندر سے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ آپ ٹھہر گئے۔ آپ نے اعرابی سے پوچھا یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا یہ بات آپ کے متوجہ ہونے کے قابل نہیں۔ یہ میری بیوی ہے اس کو بچے کی پیدائش کا درد ہو رہا ہے۔ آپ اپنی زوجہ ام کلثوم کے پاس گئے۔ فرمایا ایک بہت بڑی نیکی کا کام ہے اگر تم اس میں شریک ہونا چاہتی ہو تو ضروری سامان لو۔ ایک راہ گیر مسافر کی بیوی کو بچے کی پیدائش کی تکلیف ہے۔ چنانچہ وہ بخوشی تیار ہو گئیں۔ آپ اس آدمی کے پاس تشریف لائے پوچھا کیا تم اس عورت کو اجازت دیتے ہو۔ یہ آپ کی بیوی کے پاس جا کر اطمینان دلائے۔ آپ اعرابی کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔ ذرا دیر بعد خیمہ سے آواز آئی "یا امیرالمومنین! اپنے ساتھی کو لڑکے کی بشارت دیدیجئے۔"

اعرابی نے امیرالمومنین کا نام سنا تو گھبرا گیا اور پیچھے ہٹ گیا۔ آپ نے فرمایا میرے بھائی اپنی جگہ پہ بیٹھے رہو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کل ہمارے پاس آنا۔ وہ صبح کو آکر ملا تو آپ نے بچے کا وظیفہ مقرر کر دیا اور کافی مال اسباب دے کر رخصت فرمایا۔

زید بن اسلم روایت کرتے ہیں ایک دفعہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات گشت کر رہے تھے دیکھتے ہیں ایک عورت اپنے گھر (خیمہ) میں ہے۔ اس کے اردگرد بچے رو رہے ہیں۔ ایک ہنڈیا آگ پہ رکھی ہے اس پر پانی بھر رکھا ہے۔ آپ نے خیمہ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا:۔

اللہ کی بندی! یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟ تو اس نے کہا ان کا رونا بھوک کی وجہ سے ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ ہنڈیا کیسی ہے جو آگ پہ رکھی ہے؟ اس نے کہا یہ پانی ہے جس سے ان بچوں کو بہلا رہی ہوں تاکہ یہ سو جائیں۔ میں ان کو اس وہم میں ڈال رہی ہوں تاکہ یہ سمجھیں اس میں کچھ پک رہا ہے تو حضرت عمرؓ بے اختیار رو پڑے۔ آپ بیت المال میں آئے ایک بڑا تھیلا آٹے کا اور ایک ڈبہ گھی کا اور کچھ کھجوریں کپڑے اور درہم رکھے یہاں تک کہ اس تھیلے کو بھر دیا پھر فرمایا:۔

"اسلم! اس تھیلے کو میرے اوپر کاندھوں پہ رکھدے"۔ میں نے عرض کیا اس تھیلے کو میں اٹھاتا ہوں تو فرمایا تیری ماں مرے دن قیامت میری طرف سے تو جواب دے گا۔ پھر سامان اٹھا کر اس عورت کے پاس تشریف لے آئے۔ ہنڈیا کو لے کر اس میں آٹا اور گھی ڈالا پھر چولہے پر چڑھا کر اپنے ہاتھ سے حرکت دیتے رہے۔ آگ کو جلانے کے لئے پھونکیں مارتے رہے۔ آپ کی داڑھی بڑی تھی جس سے دھواں نکلنے لگا۔ یہاں تک کہ پک کر تیار ہو گیا۔ بچوں کو اپنے ہاتھوں سے

کھلاتے رہے حتیٰ کہ بچے سو گئے تو عورت نے کہا خدا تجھے جزا دے امرِ خلافت میں امیر المومنین سے زیادہ مستحق تو تھا۔ آپ نے عورت سے فرمایا کل تم امیر المومنین کے پاس آنا میں تم کو وہیں ملونگا اور تمہارے لئے وظیفہ جاری کرا دوں گا۔

عمال اور گورنروں پر حضرت عمرؓ کے عدل و انصاف کا اتنا اثر تھا۔ وہ آپ سے خوفزدہ رہتے تھے رعایا، حکام کی شکایت کرتے ہوئے کسی قسم کا کوئی خوف محسوس نہ کرتی۔ جب کسی گورنر کی شکایت دربار فاروقی میں پہنچتی تو فوراً اس والی کو طلب فرماتے اور واقعہ کی تحقیقات فرماتے اگر وہ مجرم ثابت ہوتا تو اسے سخت سزا دیتے۔ آپ نے رعایا کی خدمت اور ان کی راحت رسانی کے لئے اپنے گورنروں کو سخت ہدایات دی ہوئی تھیں کہ اپنے مکان کا دروازہ بند نہ کریں تاکہ جس وقت تمہارے پاس دکھیا انسان اپنی حاجت لے کر آئے تو تمہارے سامنے بغیر روک ٹوک آسکے۔ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوں۔ باریک کپڑا نہ پہنے۔ چھنا ہوا آٹا استعمال نہ کریں۔ جب کسی حاکم کو صوبہ کا والی مقرر کرتے تو اس کی ملوکہ اشیاء اور مال و اسباب کی فہرست تیار کرا کر دفتر خلافت میں محفوظ رکھتے۔ اگر حاکم کی حالت میں کوئی نمایاں ترقی ہوتی تو اس کا مواخذہ کیا جاتا۔ آپ ایام حج میں لوگوں کو جمع کر کے عام اعلان فرماتے کہ جس کو کسی عامل سے کوئی شکایت ہو تو وہ بیان کرے۔ ایام حج میں ایک دفعہ تمام عمال حاضر تھے۔ آپ نے اعلان فرمایا: "میرے عمال سے آپ کو کوئی شکایت ہو تو بیان کرو۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔

"یا امیر المومنین! آپ کے عامل عمرو بن عاص نے مجھے بے قصور سو درے مارے ہیں۔"

حضرت عمرؓ نے فرمایا "اٹھو اور تم بھی برسرِ عام اپنے حاکم سے بدلہ لو۔" حضرت عمرو بن عاص فاتح مصر نے عرض کیا امیر المومنین یہ بات حکام کو ذلیل کرے گی۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک ہر انسان کی عزت برابر ہے میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات سے بدلہ دلواتے دیکھا ہے۔" حضرت عمرؓ بن عاص اٹھے اس شخص کو ایک درے کے بدلے ایک اشرفی دے کر راضی کر دیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بحرین کے گورنر تھے۔ ایک شخص جس کی دھاک دشمنانِ اسلام پر بیٹھی ہوئی تھی ایک موقع پر مال غنیمت آیا حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اس کو تھوڑا سا مال دیا باقی رکھ لیا اس شخص نے کہا میں سارا مال لوں گا۔ حضرت ابو موسیٰ نے اسے بیس کوڑے مارے اور اس کا سر منڈا دیا۔ اس شخص نے اپنے بالوں کو جمع کیا اور سیدھا دربارِ فاروقی حاضر ہوا عرض کیا:۔

"یا امیر المومنین! ابو موسیٰ نے میرے بیس کوڑے مارے اور میرا سر منڈا دیا۔ وہ یہ خیال کرتا ہے

مجھ سے کوئی انتقام نہیں لیا جائے گا"۔
حضرت عمرؓ نے یہ سنکر حضرت ابو موسیٰ اشعری کو حکم نامہ جاری فرمایا کہ "جس حال میں ہو میرے پاس مدینہ منورہ حاضر خدمت ہو۔ چنانچہ ابو موسیٰ دربار خلافت حاضر ہوئے۔ آپ نے اس شخص کو بلایا آپ نے فرمایا اس شخص نے مجھ کو اطلاع دی ہے۔ اگر تم نے زیادتی تنہائی میں کی ہے تو اس کا بدلہ تنہائی میں دینا پڑے گا۔ اگر مجمع میں زیادتی کی ہے تو مجمع میں انتقام دینا ہوگا۔ ابو موسیٰ ایک جگہ بیٹھ گئے تاکہ وہ شخص انتقام لے۔ وہ شخص ابو موسیٰ کے سامنے کھڑا رہا۔ اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا: اے اللہ! میں ابو موسیٰ کو معاف کرتا ہوں تو بھی اسے معاف کر ——— آج نام نہاد مساوات کے نام سے سیاستدان ڈھنڈورا پیٹتے ہیں جو مساوات مدینہ کی ریاست میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عملی نمونہ پیش کیا۔ اس کی ہوا بھی انہیں نہیں لگی۔ فاروقی مساوات کا یہ حال تھا سیدنا فاروق اعظم کے دور حکومت میں قحط پڑ گیا۔ آپ نے قحط کے زمانہ میں گیہوں اور گھی گوشت کا استعمال بند کر دیا اور قسم کھالی کہ جب تک غریب لوگ آسودہ حال نہ ہو جائینگے، میں گوشت گھی نہ کھاؤں گا۔ آپ نے نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے اہل وعیال کے لئے ممنوع قرار دیا کہ غرباء کے بچے بھوکے مریں اور امیرالمومنین کے بچے عیش کے ساتھ کھانا کھائیں۔

آپ کے صاحبزادہ عبید اللہ ابن عمر کا ایک بھیڑ کا بچہ تھا اس کو انہوں نے ذبح کیا کیونکہ اس وقت انھیں کئی مدت سے گوشت کی خواہش نے تنگ کر رکھا تھا۔ آپ گھر آئے پوچھا یہ گوشت کی بُو کہاں سے آرہی ہے۔

آپ نے اپنے غلام اسلم سے فرمایا دیکھو کیا پک رہا ہے وہ اُٹھے دیکھا تنور میں بھیڑ کے بچے کا گوشت پک رہا تھا۔ عبید اللہ نے غلام کو کہا تو میرا پردہ رکھ خدا تیرا پردہ انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے تو مجھے اعتماد کے ساتھ بھیجا ہے میں جھوٹ نہیں بول نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو واقعہ سنایا آپ نے عبید اللہ کو فرما سکتا ہے کہ عمر کی حکومت میں غریبوں کے بچے بھوکے مریں امیر ا چنانچہ منگوا کر غرباء میں تقسیم کر دیا۔

طبقات ابن سعد جلد ۳ میں ہے آپ پر تشریف لے گئے اس وقت قیصر